بسم اللہ الرحمن الرحیم ان الحمد للہ والصلوۃ علی رسول اللہ امابعد!

ایک مشت سے کم داڑھی کا حکم

داڑھی کی واجب مقدار ''ایک مشت'' احادیث مبارکہ سے ثابت ہے اور جو مقدار واجب ہے وہی مسنون بھی ہے، داڑھی کے وجوب کیلئے جو احادیث ثابت ہے وہ مسلم و بخاری کی وہ روایات ہیں جو ابن عمرؓ[1] و ابوھریرہؓ[2] سے مروی ہیں اور درجہ کے لحاظ سے مرفوع روایات ہیں۔

داڑھی کے وجوبیت کو ثابت کرنے کیلئے یہی کافی ہے تمام انبیاء کرام کی داڑھیاں تھی اور رسول اللہ ﷺ نے اس پر مداومت اختیار کی اور پوری زندگی داڑھی رکھی، اپنے اقوال کے ذریعے اس کی تاکید فرمائی اور مختلف[3] الفاظ[4] سے اس کی اھمیت کو سمجھایا اور اس کے بعد صحابہ کرامؓ نے رسول اللہ ﷺ سے جو سمجھا وہی اپنے فعل و قول سے آگے امت تک پہنچایا اور پوری امت نے اسی کو حق و سچ جانا جو رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرامؓ سے ان تک پہنچ گیا۔

قرآن مجید میں واضح حکم دیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی اتباع ہر امتی پر فرض ہے[5] اور رسول اللہ ﷺ کے اسوہ کی پیروی کرنا ہر امتی پر فرض ہے[6] اور ساتھ ساتھ یہ حکم بھی ہے سبیل المومنین کی پیروی بھی لازم ہے، اور جو شخص رسول اللہ ﷺ کی مخالفت کرے اور مومنین (مومنین سے بھی وہ مومن مراد ہے جن کی ایمان کی گواھی اللہ نے قرآن

---

[1] حوالہ

[2] حوالہ

[3] حوالہ

[4] حوالہ

[5] حوالہ

[6] حوالہ

مجید میں خود دی ہے کہ اللہ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اللہ سے راضی ہیں) کی راہ سے علیحدہ راہ اختیار کرے گا، اس کا ٹھکانہ جہنم بتلایا گیا ہے،

داڑھی کے حوالے سے ایک تاریخی واقعہ بھی محدثین نے روایت کی ہے کہ جب کسری کے کچھ فوجی رسول اللہ ﷺ کو گرفتار کرنے آئے تو ان کی داڑھیاں منڈھی ہوئی تھی، رسول اللہ ﷺ نے ان سے سوال کیا کہ تم نے اپنے چہروں کیساتھ یہ کیا ہے؟ اور داڑھی کیوں منڈوائی ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہمارے بادشاہ کی طرف سے ہمیں یہی حکم ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے رب نے مجھے داڑھی رکھنے کا حکم دیا ہے۔

اتباع رسول اللہ ﷺ کا قرآنی حکم، رسول اللہ ﷺ کے خود کا عمل اور مختلف الفاظ میں تاکید، تمام امت کا متفقہ جاری عمل، صحابہ کرامؓ کا فہم دین وتفقہ [87]، ان تمام نکات کو سامنے رکھا جائے تو داڑھی کی اھمیت اور وجوب خود بخود آشکارہ ہو جاتی ہے، اس کے بعد بھی کوئی اگر اسکے وجوب کا منکر ہے یا اسے عرب کا ثقافت باور کراتا ہے اور اس کی اھمیت کا منکر ہے اس پر رویا جاسکتا ہے۔

یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ داڑھی کی واجب و مسنون مقدار ایک مشت یعنی ایک قبضہ ہے، لیکن اگر کوئی شخص ایک مشت سے کم داڑھی رکھتا ہے اور منڈواتا نہیں تو اس کا کیا حکم ہو گا؟

ایک مشت سے کم داڑھی کو عرف میں داڑھی مانا جاتا ہے اور داڑھی والا کہہ کر اسے مخاطب کیا جاتا ہے لیکن اس داڑھی کو عرفی داڑھی کہا جائے گا اور بری الذمہ نہیں ہو گا جب تک واجب مقدار کو پورا نہ کرے اور اس داڑھی کی وجہ سے گناہ گار شمار ہو گا، لیکن یہ شخص داڑھی منڈھے سے پھر بھی بہتر ہے۔

---

[7] حوالہ

[8] حوالہ

یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ آج کل فیشن کے طور پر داڑھیاں رکھی جاتی ہیں اور دیکھا جائے تو یہ داڑھیاں ایک مشت کے برابر بھی ہوتی ہیں لیکن داڑھی رکھتے ہوئے صرف فیشن کا نیت ہوتا ہے کل کو آگر فیشن بدل گیا تو منڈوا بھی دیتے ہیں تو اس داڑھی پر کوئی ثواب مرتب نہیں ہوتا، جب تک داڑھی کو نبی ﷺ کا سنت سمجھ کر نہ رکھی جائے۔